"مجھے شک نہیں اور نہ کسی مسلمان کے لیے اس میں شک و شبہ کی گنجائش ہے کہ "اسلام کا مستقبل روشن ہے" کیونکہ اسلام کسی خاص قوم کا کلچر نہیں' بلکہ وہ ایسے ہمہ گیر اصولوں کا نام ہے جن کو فطرت سلیمہ اس وقت سے تسلیم کیے ہوئے ہے جب سے انسان نے خدا شناسی اور معرفت الٰہی کو نصب العین اور دیانت داری اور مذہبیت کو وظیفہ عمل بنایا۔ "ان الدین عند اللہ الا سلام" موجودہ دنیا لفظ اسلام سے خواہ کتنا ہی گریز کرے مگر اسلام کے اصول و نظریات غیر شعوری طور پر اختیار کرتی جا رہی ہے اور جیسے جیسے فلسفہ اور سائنس کی موشگافیاں حقیقت سے قریب تر ہوتی جائیں گی ان اصولوں کی صداقت و حقانیت بکھرتی جائے گی اور حقیقت پسند انسانوں کی گردنیں ان کو تسلیم کرنے کے لیے جھکتی جائیں گی۔

ان اصولوں کو تسلیم کرانے کے لیے نہ پہلے کبھی قوت و حشمت اور تیغ و سنان کی ضرورت پڑی' نہ آج ضرورت ہے۔ نور کو نور اور روشنی کو روشنی تسلیم کرانے کے لیے صرف چشم بینا کی ضرورت ہے اور اتنا انصاف درکار ہے جو روز روشن کو شب تار کہنے کی اجازت نہ دے سکے' اسی لیے کتاب اللہ نے نہایت بلند آہنگی سے اعلان فرما دیا ہے۔ "لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی" علمائے ملت اس نمائشی اسلام کو تسلیم نہیں کرتے جس کے لیے قلب میں تسلیم و رضا کی گنجائش نہ ہو مگر یہاں اس موقع پر ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ اسلام کا مستقبل اگر روشن ہے تو یہ ضروری نہیں کہ ہم جیسے بدنام کنندگان اسلام کا مستقبل بھی روشن ہو۔

ہم اگر اپنا مستقبل روشن بنانا چاہتے ہیں تو شرط یہ ہے کہ اسلام سے زیادہ سے زیادہ وابستہ ہوں اور داعی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کو زیادہ سے زیادہ مضبوطی سے تھام لیں"۔

(مولانا سید حسین احمد مدنیؒ)